روزنامہ
ٹیلی فون نمبر: 213029
C.P.L 29
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

جمعرات 18 اگست 2005ء 12 رجب 1426 ہجری 18 ظہور 1384 ہش جلد 14 نمبر 124

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

کسی کی محبت یا تو حسن کے ذریعہ سے دل میں بیٹھتی ہے اور یا احسان کے ذریعہ سے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ خدا اپنی تمام خوبیوں کے لحاظ سے واحد لاشریک ہے کوئی بھی اس میں نقص نہیں۔ وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام پاک قدرتوں کا اور مبدأ ہے تمام مخلوق کا اور سرچشمہ ہے تمام فیضوں کا اور مالک ہے تمام جزاء سزا کا اور مرجع ہے تمام امور کا۔ اور نزدیک ہے باوجود دوری کے اور دور ہے باوجود نزدیکی کے۔ وہ سب سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے کوئی اور بھی ہے۔ اور وہ سب چیزوں سے زیادہ پوشیدہ ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس سے کوئی زیادہ ظاہر ہے۔ وہ زندہ ہے اپنی ذات سے اور ہر ایک چیز اس کے ساتھ زندہ ہے۔ وہ قائم ہے اپنی ذات سے اور ہر ایک چیز اس کے ساتھ قائم ہے۔ اس نے ہر ایک چیز کو اٹھا رکھا ہے اور کوئی چیز نہیں جس نے اس کو اٹھا رکھا ہو۔ کوئی چیز نہیں جو اس کے بغیر خود بخود پیدا ہوئی ہے یا اس کے بغیر خود بخود جی سکتی ہے۔ وہ ہر یک چیز پر محیط ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ کیسا احاطہ ہے۔ وہ آسمان اور زمین کی ہر یک چیز کا نور ہے اور ہر یک نور اسی کے ہاتھ سے چمکا اور اسی کی ذات کا پرتوہ ہے۔ وہ تمام عالموں کا پروردگار ہے۔ کوئی روح نہیں جو اس سے پرورش نہ پاتی ہو اور خود بخود ہو۔ کسی روح کی کوئی قوت نہیں جو اس سے نہ ملی ہو اور خود بخود ہو۔ اور اس کی رحمتیں دو قسم کی ہیں (1) وہ جو بغیر سبقت عمل کسی عامل کے قدیم سے ظہور پذیر ہیں جیسا کہ زمین اور آسمان اور سورج اور چاند اور ستارے اور پانی اور آگ اور ہوا اور تمام ذرات اس عالم کے جو ہمارے آرام کے لئے بنائے گئے۔ ایسا ہی جن جن چیزوں کی ہمیں ضرورت تھی وہ تمام چیزیں ہماری پیدائش سے پہلے ہی ہمارے لئے مہیا کی گئیں اور یہ سب اس وقت کیا گیا جبکہ ہم خود موجود نہ تھے۔ نہ ہمارا کوئی عمل تھا۔ کون کہہ سکتا ہے کہ سورج میرے عمل کی وجہ سے پیدا کیا گیا یا زمین میرے کسی شدھ کرم کے سبب سے بنائی گئی۔ غرض یہ وہ رحمت ہے جو انسان اور اس کے عملوں سے پہلے ظاہر ہو چکی ہے جو کسی کے عمل کا نتیجہ نہیں (2) دوسری رحمت وہ ہے جو اعمال پر مترتب ہوتی ہے اور اس کی تصریح کی کچھ ضرورت نہیں۔

(لیکچر لاہور۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 152)

خدا نے بخش دیا

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

ایک شخص بہت گنہگار تھا۔ مرتے وقت اس نے بیٹوں کو وصیت کی کہ جب مر جاؤں تو مجھے جلا دینا اور میری راکھ کو باریک پیس کر سمندر میں بکھیر دینا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ جب وہ خدا کے حضور حاضر ہوا تو خدا نے پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا۔ اس نے جواب دیا تیری خشیت اور خوف کی وجہ سے۔ اس پر خدا نے اس کو بخش دیا

(صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب حدیث الغار حدیث نمبر: 3294)

جلسہ سالانہ جماعت جرمنی

منعقدہ 26،27،28 راگست 2005ء

جلسہ سالانہ جرمنی 2005ء کے موقع پر حضرت امام جماعت خامس بنفس نفیس شرکت فرمائیں گے۔ پیارے آقا کے خطابات کے ساتھ دیگر پروگرام ایم ٹی اے پر براہ راست ٹیلی کاسٹ ہوں گے۔ پاکستانی وقت کے مطابق تفصیل درج ذیل ہے۔

26 راگست 2005ء

3:00 بجے سہ پہر تیاری جلسہ سالانہ
5:00 بجے سہ پہر خطبہ براہ راست
6:00 بجے شام مختلف پروگرام جلسہ سالانہ جرمنی
7:00 بجے شام خطبہ (نشر مکرر)
8:30 بجے رات تلاوت، اردو ترجمہ، اردو نظم
8:50 بجے رات تقریر مکرم حیدر علی ظفر صاحب
9:30 بجے رات تقریر مکرم مبشر احمد کاہلوں صاحب

27 راگست 2005ء

1:00 بجے دوپہر تلاوت، اردو ترجمہ، اردو نظم
1:20 بجے دوپہر تقریر مکرم محمد الیاس منیر صاحب
2:00 بجے دوپہر تقریر مکرم عبدالغفار صاحب
3:00 بجے سہ پہر **حضرت امام جماعت خامس کا خواتین سے خطاب**
7:30 بجے شام تلاوت، نظم
7:50 بجے شام تقریر مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جرمنی
8:35 بجے رات تقریر مکرم مجیب الرحمان صاحب ایڈووکیٹ

28 راگست 2005ء

1:00 بجے دوپہر تلاوت، اردو ترجمہ، اردو نظم
1:20 بجے دوپہر تقریر مکرم محمد احمد راشد صاحب
2:00 بجے دوپہر تقریر مکرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب
2:40 بجے دوپہر تقریر مکرم سید محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام پاکستان

اختتامی اجلاس:

7:15 بجے رات تلاوت، اردو ترجمہ، اردو نظم

اختتامی خطاب حضرت امام جماعت خامس

خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں سب تعلقات ہیچ سمجھو

حضرت امام جماعت ثانی فرماتے ہیں:۔

’’سب سے اعلیٰ تعلق انسان سے خدا تعالیٰ کا ہے ماں باپ کا بہت بڑا تعلق ہوتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کے تعلق کے مقابلہ میں وہ بھی ہیچ ہے۔ ایک ماں کا بچہ سے یہی تعلق ہوتا ہے کہ وہ اسے نو ماہ تک اپنے پیٹ میں رکھتی ہے اور جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کی خبر گیری کرتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا تعلق اس سے بہت زیادہ ہے۔ خدا تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے ماں نے پیدا نہیں کیا۔ پھر ماں جن چیزوں کے ذریعے بچہ کی پرورش کرتی ہے وہ خدا تعالیٰ ہی کی پیدا کی ہوتی ہیں ماں کی پیدا کردہ نہیں ہوتیں۔ کہتے ہیں ماں نے بچہ کو دودھ پلایا ہوتا ہے اس لئے اس کا بڑا حق ہوتا ہے مگر میں پوچھتا ہوں ماں کہاں سے دودھ پلاتی ہے کیا وہ خدا تعالیٰ کا پیدا کردہ نہیں ہوتا؟ پس اگر ماں نے بچہ کو دودھ پلایا ہے تو خدا تعالیٰ نے دودھ بنایا ہے۔ پھر ماں بچہ کو کھانا کھلاتی ہے مگر ماں کا اتنا ہی کام تھا کہ کھانا پکا کر کھلا دیتی۔ جب اس کا بچہ پر اتنا بڑا احسان ہے تو خدا تعالیٰ جس نے کھانا بنایا اس کا کس قدر احسان ہوگا؟ پھر بچہ جوان ہو کر ماں باپ کی خدمت کرتا ہے اور ان کو کھلاتا پلاتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کو اس قسم کی کوئی احتیاج نہیں ہوتی۔ پھر ماں باپ کا تعلق مرنے سے ختم ہو جاتا ہے مگر خدا تعالیٰ کا تعلق مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔ پس ماں باپ کا تو بچہ سے ایسا تعلق ہوتا ہے جیسے راہ چلتے مسافر کا تعلق اس درخت سے ہوتا ہے جس کے نیچے وہ تھوڑی دیر آرام کرتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کا تعلق ایسا ہوتا ہے کہ جو کبھی ختم ہی نہیں ہوتا۔ تو خدا تعالیٰ کا انسان سے بہت بڑا اور عظیم الشان تعلق ہے مگر افسوس کہ لوگ دنیا کے رشتہ داروں کا تو خیال رکھتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔

عام طور پر عورتیں جھوٹ بول لیتی ہیں کہ ان کے مرد خوش ہو جائیں اور یہ خیال نہیں کرتیں کہ اللہ تعالیٰ کا ان سے جو تعلق ہے اس کو اس طرح کس قدر نقصان پہنچ جائے گا۔ اسی طرح دنیا کی محبت میں اس قدر منہمک ہو جاتی ہے۔

پھر کئی قسم کی رسمیں اور بدعتیں ہیں جن کے کرنے کے لئے عورتیں مردوں کو مجبور کرتی ہیں اور کہتی ہیں اگر اس طرح نہ کیا گیا تو باپ دادا کی ناک کٹ جائے گی گویا وہ باپ دادا کی رسموں کو چھوڑنا تو پسند نہیں کرتیں۔ کہتی ہیں اگر ہم نے رسمیں نہ کیں تو محلّہ والے نام رکھیں گے لیکن خدا تعالیٰ ان کا نام رکھے تو اس کی انہیں پرواہ نہیں ہوتی۔ محلّہ والوں کی انہیں بڑی فکر ہوتی ہے لیکن خدا تعالیٰ انہیں کافر اور فاسق قرار دے تو اس کا کچھ خیال نہیں ہوتا۔ کہتی ہیں یہ ورتارا ہے اسے ہم چھوڑ نہیں سکتیں حالانکہ قائم خدا تعالیٰ ہی کا ورتارا رہے گا باقی سب کچھ یہیں رہ جائے گا اور انسان اگلے جہان چلا جائے گا جہاں کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے قیامت کا دن ایسا سخت اور خطرناک ہوگا کہ ہر ایک رشتہ دار رشتہ داروں کو چھوڑ کر الگ الگ اپنی فکر میں گرفتار ہوگا۔ پس عورتوں کو چاہئے کہ اس دن کی فکر کریں، سب سے ضروری بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرو اور اس تعلق کو مضبوط کرو جو قیامت میں تمہارے کام آئے گا۔ دنیا کے تعلق اور دنیا کی باتیں کچھ حقیقت نہیں رکھتیں۔

(الازھار لذوات الخمار صفحہ 34-35)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نمایاں اعزاز

✿ مکرم مبارک طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے مکرم سلمان احمد انصاری صاحب ولد مکرم ڈاکٹر لئیق احمد صاحب انصاری (واقف زندگی) میڈیکل آفیسر انچارج احمدیہ کلینک کسوموں، کینیا، نے Cranfield یونیورسٹی انگلستان سے Aerodynamics میں Ph.D کی ڈگری اعلیٰ اعزاز کے ساتھ حاصل کی ہے۔ اور اس سال کا Most Outstanding Doctoral Student قرار دیئے جانے پر King Norton گولڈ میڈل بھی حاصل کیا ہے۔ حضرت امام جماعت خامس نے بھی جلسہ سالانہ یو۔کے 2005ء کے موقع پر موصوف کو میڈل عطا فرمایا۔ اور دعاؤں سے نوازا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

✿ مکرم چوہدری پرویز احمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے والد محترم چوہدری غلام حسین صاحب ابن مکرم مہر کرم داد صاحب سعد اللہ پور ضلع منڈی بہاؤالدین حال دارالرحمت وسطی ربوہ مورخہ 28 جولائی 2005ء کو 85 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔

مرحوم کو سلسلہ احمدیہ سے محبت تھی، اولاد کو ہمیشہ قدرت ثانیہ سے وابستگی کی تلقین فرماتے۔ خوش اخلاق اور دینی غیرت رکھنے والے بزرگ تھے۔ مربیان سلسلہ کو بہت عزت کی نگاہ سے دیکھتے۔ حسب توفیق دعوت الی اللہ بھی کرتے رہتے۔ تقسیم ملک کے وقت لاہور میں حفاظت مرکز سلسلہ میں خدمت کی توفیق پائی۔ فرقان فورس کے لئے بھی اپنی خدمات پیش کیں۔ مرحوم نے بیوہ کے علاوہ پانچ بیٹے تین بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

آپ کا جنازہ مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ (جونیئر سیکشن) نے اسی دن بعد عصر بیت المہدی گول بازار میں پڑھایا اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم راجہ صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(محترمہ شہناز بیگم صاحبہ بابت ترکہ محترم محمد صادق صاحب)

✿ محترمہ شہناز بیگم صاحبہ زوجہ محترم محمود احمد صاحب دارالعلوم غربی حلقہ خلیل ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم محمد صادق صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں قطعہ نمبر 4/2 واقع دارالیمن غربی ربوہ برقبہ ایک کنال میں سے 5 مرلہ ان کے نام بطور مقاطعہ غیر منتقل کردہ ہے یہ پلاٹ میرے بھائی محمد امجد صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں جملہ ورثاء کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

(1) محترمہ فضل بی بی صاحبہ (بیوہ)
(2) محترم محمود احمد صاحب (پسر)
(3) محترم محمد یونس صاحب (پسر)
(4) محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ (دختر)
(5) محترمہ شہناز بیگم صاحبہ (دختر)
(6) محترم محمد اکرم صاحب (پسر)
(7) محترم محمد افضل صاحب (پسر)
(8) محترم محمد اختر صاحب (پسر)
(9) محترم محمد امجد صاحب (پسر)
(10) محترمہ کوثر پروین صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر دارالقضاء ربوہ کو مطلع کرے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

احمدی طالبہ کی کامیابی

✿ عزیزہ مدیحہ ناصر بنت مکرم ناصر محمود کھوکھر صاحب نے امسال P.A.F انٹرمیڈیٹ سکول اینڈ کالج چکلالہ میں فیڈرل بورڈ سے میٹرک (سائنس گروپ) کے امتحان میں (88.9%) 934/1050 نمبر حاصل کئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ طالبہ کے لئے یہ اعزاز مبارک کرے۔ آمین عزیزہ مکرم راجہ بہادر خان صاحب مرحوم سابق سیکرٹری مال آف مونگ ضلع منڈی بہاؤالدین کی نواسی اور مکرم راجہ غلام محمد صاحب کی پوتی ہے۔ اور مکرم حافظ ظہور احمد مدثر صاحب کی بھانجی اور حافظ طلال احمد راجہ راولپنڈی کی ہمشیرہ ہے۔

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

انفاق فی سبیل اللہ جگر کا ٹکڑا دینے کے مترادف ہے

سخی اللہ کے قریب ہوتا ہے اور جنت کے قریب ہوتا ہے

عبدالسمیع خان

اگر کوئی شخص خواب میں دیکھے کہ اس نے اپنا جگر نکال کر کسی کو دے دیا ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ اس شخص نے کسی کو اپنا مال دے دیا ہے۔

انسان کے دل میں فطرۃً مال کی محبت ڈالی گئی ہے اس لئے اللہ کی راہ میں انسانوں کیلئے مال خرچ کرنا کوئی معمولی اور آسان نیکی نہیں۔لیکن جو اپنے جگر کے ٹکڑے کو خدا کی راہ میں دینا سیکھ لیں اللہ کی رحمت انہیں بے شمار فضلوں سے نوازتی ہے۔

اگر آپ سرسری طور سے بھی کام لیں تو انفاق فی سبیل اللہ بذات خود ایک ایسی نیکی ہے جو بہت سے اعلیٰ اخلاق اور صفات کی کوکھ سے جنم لیتی ہے اور بہت سی بلند پایہ نیکیوں کے پھل اس کے پودے پر لگتے ہیں۔مثلاً سب سے اول تو انفاق فی سبیل اللہ انسان کو رزق حلال کا پابند کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے حضور صرف پاک مال قبولیت کا شرف حاصل کرتا ہے۔

جیسا کہ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا **لا یقبل اللّٰہ الا الطیب** یعنی اللہ تعالیٰ صرف پاک اور طیب مال قبول کرتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب الصدقۃ من کسب طیب حدیث نمبر 1321)

اس طرح انسان حرام مال سے بچتا ہے دوسروں کا مال کھانے طمع ، لالچ اور ظلم سے پرہیز کرتا ہے۔ دوسروں کیلئے مال خرچ کر کے خدمت خلق کے میدان میں داخل ہوتا ہے اور ایثار اور قربانی کے اعلیٰ اخلاق کا مظہر بنتا ہے۔

یوں انسان اپنے مال کی قربانی سے ایک طرف تو خدا کا پیار حاصل کرتا ہے اور دوسری طرف مخلوق کے حقوق ادا کر کے ان کا محبوب بنتا چلا جاتا ہے یہی مضمون آنحضرت ﷺ کے اس تفصیلی ارشاد میں بیان ہوا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔سخی اللہ کے قریب ہوتا ہے جنت کے قریب ہوتا ہے لوگوں کے قریب ہوتا ہے اور دوزخ سے دور ہوتا ہے اس کے برعکس بخیل اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا ہے جنت سے دور ہوتا ہے لوگوں سے دور ہوتا ہے لیکن دوزخ کے قریب ہوتا ہے۔ان پڑھ سخی بخیل عالم یا عابد سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے۔

(جامع ترمذی کتاب البروالصلہ باب السخاء حدیث نمبر :1884)

یوں لگتا ہے کہ اس حدیث میں آنحضرت ﷺ اپنا ہی نقشہ کھینچ رہے ہیں کیونکہ آپ سب سے بڑھ کر خدا کے محبوب اور انسانوں کے قریب تھے۔

روحانی فیوض کے چشموں کے ساتھ ساتھ آپ نے مادی اموال کی سخاوت کے بے نظیر نمونے قائم کئے ہیں۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں سب سخیوں سے بڑے سخی کے بارہ میں نہ بتاؤں؟ اللہ تعالیٰ تمام سخاوت کرنے والوں سے بڑھ کر سخاوت کرنے والا ہے۔ پھر میں تمام انسانوں میں سے سب سے بڑا سخی ہوں۔

(مجمع الزوائد کتاب علامات النبوۃ باب فی جودہ جلد نمبر 9 صفحہ 13)

حضرت ابواسیدؓ کہا کرتے تھے کہ رسول اللہؐ کسی سائل کو رد نہ کرتے تھے۔حضرت علیؓ فرماتے تھے کہ جب آپؐ کسی سائل کا سوال پورا کرنے کا ارادہ فرماتے تو جواب میں ہاں کہہ دیتے اور اگر یہ ممکن نہ ہوتا تو منہ سے کچھ نہ کہتے۔چنانچہ کبھی کسی سوال کے جواب میں ''نہ'' کا کلمہ آپ کی زبان پر جاری نہیں ہوا۔

(مجمع الزوائد کتاب علامات النبوۃ باب فی جودہ جلد 9 صفحہ 13)

کبھی کوئی ضرورت مند آتا جس کی آپؐ مدد کرنا چاہتے اور پاس کچھ موجود نہ ہوتا تو اسے فرماتے کہ میرے وعدے پر اتنا قرض لے لو، جب ہمارے پاس مال آئے گا تو ہم ادا کر دیں گے۔ایک دفعہ کسی ایسے موقع پر حضرت عمرؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ! اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اس بات کا حکم تو نہیں دیا جس کی آپؐ کو طاقت نہیں ہے۔آپؐ کو حضرت عمرؓ کی یہ بات پسند نہ آئی ۔وہاں موجود ایک انصاری کہنے لگے کہ یا رسول اللہؐ آپؐ دل کھول کر خرچ کریں اور خدا کی راہ میں افلاس سے نہ ڈریں۔اس پر رسول اللہؐ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ **بھذا امرت** مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے۔ (شمائل الترمذی باب فی خلق رسول اللّٰہ)

ایک دفعہ آپؐ کے پاس ایک شخص آیا، آپؐ نے بکریوں سے بھری ایک وادی اسے عطا فرمادی۔

(کتاب الفضائل باب ما سئل رسول اللہ حدیث نمبر 4245)

حنین کی فتح کے بعد نبی کریم ﷺ نے صفوان بن امیہ کو سو اونٹ عطا فرمائے، پھر سو اونٹ دیئے، پھر سو اونٹ دیئے، (گویا تین صد اونٹ عطا فرمائے) صفوان خود کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کی اس عظیم الشان عطا سے پہلے آپؐ میری نظر میں سب دنیا سے زیادہ قابل نفرت وجود تھے لیکن جوں جوں آپؐ مجھے عطا فرماتے چلے گئے۔آپؐ مجھے محبوب ہوتے چلے گئے یہاں تک کہ آپؐ مجھے دنیا میں سب سے زیادہ پیارے ہوگئے۔

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب ما سئل رسول اللہ حدیث نمبر 4277)

آپ فرماتے تھے **انما انا قاسم و اللّٰہ یعطی** اللہ دیتا ہے اور میں اسے تقسیم کرتا چلا جاتا ہوں۔

(صحیح بخاری کتاب العلم باب من یردہ اللہ بہ خیرا حدیث نمبر 69)

عطا کا عجیب ایمان افروز واقعہ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ یہ ایمان افروز واقعہ بیان کرتے ہی کہ ایک دفعہ کپڑا فروخت کرنے والا آیا اور رسول کریم ﷺ نے اس سے چار درہم میں ایک قمیص خریدی وہ چلا گیا تو آپؐ نے وہ قمیص زیب تن فرمالی۔ اچانک ایک انصاری آیا اس نے آ کر عرض کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ آپؐ مجھے کوئی قمیص عطا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپؐ کو جنت کے لباس میں سے کپڑے پہنائے۔حضور ﷺ نے وہی نئی قمیص اتار کر اسے دے دی۔پھر آپؐ دوکاندار کے پاس گئے اور اس سے ایک قمیص چار درہم میں خرید لی آپؐ کے پاس ابھی دو درہم باقی تھے۔راستہ میں اچانک آپؐ کی نظر ایک لونڈی پر پڑی جو بیٹھی رو رہی تھی۔آپؐ نے پوچھا کیوں روتی ہو؟ کہنے لگی یا رسول اللہ مجھے گھر والوں نے دو درہم دے کر آٹا خریدنے بھیجا تھا، درہم گم ہو گئے ہیں۔نبی کریم ﷺ نے باقی دو درہم اسے دے دیئے جب وہ واپس لوٹی تو پھر بھی روتی جارہی تھی۔ آپؐ نے اسے بلا کر پوچھا کہ اب کیوں روتی ہو۔وہ کہنے لگی اس خوف سے کہ گھر والے (تاخیر ہوجانے کے سبب) سزا دیں گے۔آپؐ اس بچی کے ساتھ ہو لئے اور اس کے گھر تشریف لے گئے گھر والے خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے۔کہنے لگے ہمارے ماں باپ آپؐ پر قربان آپؐ نے کیسے قدم رنجہ فرمایا۔رسول اللہ ﷺ نے سارا واقعہ بتا کر فرمایا آپ کی لونڈی ڈرتی تھی کہ آپ لوگ اسے سزا دیں گے۔اس کی مالکہ بولی کہ خدا کی خاطر اور آپ کے ہمارے گھر چل کر آنے کے سبب میں اسے آزاد کرتی ہوں۔رسول کریم ﷺ نے ان کو جنت کی بشارت عطا فرمائی اور فرمانے لگے دیکھو اللہ تعالیٰ نے ہمارے دس درہموں میں کیسی برکت ڈالی؟ اللہ نے ان دس درہموں میں اپنے نبیؐ کو قمیص بھی عطا کر دی' ایک انصاری کیلئے بھی قمیص کا انتظام کیا اور ایک لونڈی کی گردن بھی اس سے آزاد کر دی۔اور میں اللہ کی حمد اور تعریف کرتا ہوں جس نے اپنی قدرت سے یہ سب کچھ عطا فرمایا۔

(مجمع الزوائد جلد 9 صفحہ 14 بیروت)

جہاں تک ہمیں علم ہے اتنا سخی اتنا وسیع القلب اتنا حوصلہ مند کوئی فرستادہ خدا ہمیں نظر نہیں آتا۔

البنایۃ فی شرح الھدایۃ

مصنف: علامہ بدرالدین ابومحمد محمود بن احمد العینی

عام طور پر یہ کتاب مصنف کے نام کی مناسبت سے ''عینی'' کے نام سے مشہور ہے۔

فقہ حنفیہ کی اس مشہور اور مستند کتاب کے دیباچہ میں مصنف نے لکھا ہے کہ ھدایہ کی اگرچہ بہت سی شروح لکھی گئی ہیں۔بعض بڑی طویل ہیں اور ان میں تکرار ہے اور بعض بہت مختصر اور ان میں بہت سی کمی بھی نظر آتی ہے اور بعض شروح صرف سوالات اور اعتراضات کی کثرت سے مزین ہیں بعض میں صرف مشکل مقامات حل کرنے پر ہی اکتفا کیا گیا ہے لیکن ان میں سے کسی ایک نے بھی اپنی بحث کا کوئی نتیجہ نہیں نکالا جبکہ مصنف کی خوبی یہ ہے کہ اس نے تمام مسالک کی آراء کو درج کرنے کے بعد نتیجہ پیدا کیا ہے تاکہ پڑھنے والے کے لئے کتاب کا مطالعہ پُر مغز اور مفید ثابت ہو۔

شرح معانی الآثار

مصنف: حضرت امام طحاوی

آپ نے یہ کتاب لکھ کر حنفی فقہ کو اصول عقلی کے ساتھ موافق ثابت کیا ہے۔آپ محدث ہونے کے ساتھ ساتھ مجتہد بھی تھے۔اس کتاب کا موضوع یہ ہے کہ مسائل فقہ کو نصوص سے ثابت کیا جائے۔محدث مذکور نے فقہ کے ہر باب کو لیا ہے اور اگرچہ انصاف پرستی کے ساتھ بعض مسئلوں میں امام ابو حنیفہ سے مخالفتکی ہے لیکن اکثر مسائل کی نسبت مجتہدانہ طرز استدلال سے ثابت کیا ہے کہ امام ابو حنیفہ کا مذہب احادیث اور طریق نظر دونوں کے موافق ہے۔

جزائر بہاماز

سرکاری نام: دولت مشترکہ بہاماز
(Commenwealth Of The Bahamas)

محل وقوع: بہاماز ھسپانوی لفظ Bajamar سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں ’’کم گہرا پانی‘‘ Shallow Water

جغرافیائی صورتحال: جزائر بہاماز امریکی ریاست فلوریڈا کے جنوب مشرقی ساحل پر بحراوقیانوس میں واقع ہیں۔ یہ 14 بڑے اور 700 چھوٹے جزیروں پر مشتمل ہے۔ان میں صرف 30 آباد ہیں۔ ان جزیروں کی شمال سے جنوب تک لمبائی 724 کلو میٹر اور مشرق سے مغرب تک چوڑائی 700 کلو میٹر ہے۔ان میں سب سے بڑا جزیرہ اینڈروز Andros 167 کلو میٹر لمبا اور 64 کلو میٹر چوڑا ہے۔ یہ تمام جزیرے مغربی بحراوقیانوس میں 233,000 مربع کلو میٹر کے رقبے میں پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ مونگے کے جزیرے ہیں جہاں کئی دلدلیں اور جھیلیں ہیں لیکن دریا نہیں ہے۔ان میں بیشتر جزیرے لمبے اور تنگ ہیں اور نہایت خوبصورت اور دلکش مناظر سے بھرپور ہیں۔ بہاماز کے شمال مغرب میں امریکی ریاست فلوریڈا ہے۔

رقبہ: 13,939 مربع کلومیٹر

آبادی: 2لاکھ75ہزار نفوس (1998ء)

دارالحکومت: ناساؤ Nassau (ڈیڑھ لاکھ)

بلندترین مقام: ماؤنٹ آلوِرنیا (جزیرہ کیٹ) 63 میٹر

دیگر شہر: نیو پراویڈنس۔ فری پورٹ۔ الائس ٹاؤن۔ آرتھرز ٹاؤن۔ میتھیو ٹاؤن۔ کلیرنس ٹاؤن۔ نکولس ٹاؤن۔ اولڈ بائٹ

سرکاری زبان: انگریزی (کریول)

مذاہب: عیسائیت (پروٹسٹنٹ 75%۔ اور رومن کیتھولک 20%)

اہم نسلی گروپ: حبشی (کالے فرنچ مکس) 85%۔ انگریز 15%

یوم آزادی: 10 جولائی 1973ء

رکنیت اقوام متحدہ: 18 ستمبر 1973ء

کرنسی یونٹ: بہامین ڈالر = 100 سینٹ (سنٹرل بینک آف بہاماز)

انتظامی تقسیم: 21 ضلعے (ڈسٹرکٹ)

موسم: گرم مرطوب لیکن خوشگوار اور سیاحوں کے لئے پرکشش ہے۔ جولائی تا نومبر آندھیاں چلتی ہیں۔ بارشیں خوب ہوتی ہیں۔

اہم زرعی پیداوار: پھل۔ ٹماٹر، اناناس، کیلا، آم امرود، انگور، سبزیاں، ناریل، نارنگی

اہم صنعتیں: بینکنگ۔ سیاحت۔ مچھلی کی پیکنگ۔ پٹرولیم ریفائنری۔ سیمنٹ۔ کیمیائی اشیاء۔ انٹرنیشنل بینکنگ اور سرمایہ کاری

اہم معدنی پیداوار: نمک۔ اریگونائٹ

مواصلات: ناساؤ اور فری پورٹ میں بین الاقوامی ہوائی اڈے۔ دیگر 60 ایئر پورٹ۔ ناساؤ اور فری پورٹ بڑی بندرگاہیں۔

تاریخی پس منظر

بہاماز کے خوبصورت جزائر کو گلابی موتیوں کی سرزمین بھی کہا جاتا ہے۔ بہاماز پہلی سرزمین تھی جسے کرسٹوفر کولمبس نے نئی دنیا کے طور پر دریافت کیا تھا۔ وہ 12 اکتوبر 1492ء کو جزیرہ سان سالویڈور کے ساحل پر اترا۔ بعض تاریخ دانوں کا خیال ہے وہ جزیرہ سامانا کے ساحل سے لنگر انداز ہوا تھا جو سان سالویڈور کے جنوب میں 60 بحری میل کے فاصلے پر ہے۔

کولمبس کے خیال میں یہ ہندوستان تھا۔ اس وقت ان جزیروں میں آراواک Arawak انڈین قبائل آباد تھے۔ مقامی باشندے آراواک ان فرنگیوں کو دیکھ کر پہلے تو خوفزدہ ہوئے پھر آس پاس اکٹھے ہو گئے۔ جلد ہی فریقین گھل مل گئے۔ کولمبس نے جگ، بوتلیں اور شیشے کے منکے دے کر ان سے گرم مسالے، کپاس، سونا اور جواہرات حاصل کئے۔ کرسٹوفر کولمبس اطالوی نژاد ہسپانوی تھا۔

ہسپانوی جزائر بہاماز میں آئے تو انہوں نے ان جزیروں کو آبادکاری کے قابل نہ سمجھا۔ انہوں نے ان جزائر کو لوقایوس (Lucayos) کا نام دیا اور مقامی اراواک قبیلے کا برا حشر کیا۔ 1492ء اور 1508ء کے درمیان ان ظالموں نے انہیں گھیر گھار کر یا تو مار ڈالا اور 40 ہزار افراد کو کیوبا، ہیٹی کی کانوں میں جبری مشقت کے لئے ہانک کر لے گئے۔ پھر ایک عرصہ تک جزائر بہاماز نظر انداز کیے جاتے رہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس دوران پونس ڈی لیون یہاں چشمہ جوانی کی تلاش میں آیا تھا۔

1629ء میں شاہ چارلس اول نے یہ جزیرے انگلینڈ کے اٹارنی جنرل سر رابرٹ ہیتھ کو دے کر ان پر انگلینڈ کی ملکیت کا دعویٰ ثبت کر دیا۔ لیکن ہیتھ نے بہاماز میں آبادکاری کی کوشش نہ کی۔ 1647ء میں کیپٹن ولیم سائل جو کہ برموڈا کا گورنر رہ چکا تھا ایک گروپ لے کر ان جزائر پر آیا۔ ان میں 70 افراد شامل تھے۔ ان میں کچھ برموڈا سے اور کچھ انگلینڈ سے آئے تھے۔

اکتوبر 1648ء میں کچھ اور انگریز ان جزائر پر لنگر انداز ہوئے۔ یہ لوگ سیگاٹو (ایلوتھرا آئی لینڈ) پر اترے تھے۔ 1656ء میں نئے برموڈین گروپ نے نیو پراویڈنس کو آباد کیا اور چارلس ٹاؤن (ناساؤ) کی بنیاد رکھی۔ یہ شہر بار بار ہسپانویوں اور فرانسیسیوں کے حملوں کا نشانہ بنا۔ ان جزائر کی الگ تھلگ بندرگاہیں بحری ڈاکوؤں کی آماجگاہ تھیں۔ انہیں کمین گاہوں سے نکل کر وہ ہسپانوی جہازوں کا شکار کیا کرتے تھے جو پیرو اور میکیسکو کی چاندی اور سونے سے لدے آتے تھے۔

1648ء میں ولیم سائل کی قیادت میں ایک انگریزی گروپ برموڈا سے ایلوتھیرا آئی لینڈ پہنچا۔ اس کے بعد برموڈا سے تارکین کی آمد شروع ہوئی۔ 1670ء میں بہاماز کے جزائر کو ڈیوک آف آلبمارے کو سونپ دیئے گئے۔ اس طرح یہ اس کی جائیداد اور رپراپرٹی کہلائے۔ یوں اس پر برطانوی کالونی کیسرولینا کا گورنر حکومت کرنے لگا۔ 1671ء میں جان وینٹورتھ کو پہلا گورنر نامزد کیا گیا۔

بہاماز کے نئے مالکوں نے بھی ان جزائر میں زیادہ دلچسپی نہ لی۔ اور یہ جزیرے بحری ڈاکوؤں کے لئے کھلی پناہ گاہ بن گئے۔ 1695ء میں چارلس ٹاؤن کو ناساؤ کا نام دیا گیا۔ 1717ء میں بہاماز کو نوآبادی کا درجہ ملا اور اس کالونی کو برطانوی تاج شاہی کی ملکیت میں دے دیا گیا۔ انگریزوں نے بحری قزاقی (ڈاکے) کے خاتمے کے لئے سنجیدہ کوششیں کیں۔ 1717ء کی تادیبی مہم کے بعد بہاماز کا ماٹو یہ ٹھہرا ’’ڈاکو نکال باہر کئے گئے۔ تجارت بحال کردی گئی۔‘‘

پہلا برطانوی شاہی گورنر جو یہاں تعینات ہوا وہ ووڈز راجرز تھا۔ اس کو محدود مالی اور فوجی امداد انگلینڈ کی طرف سے ملنے لگی۔ 1729ء میں بہاماز کی پہلی حکومت اور نمائندہ اسمبلی قائم ہوئی اور ووڈز راجرز نے باقاعدہ گورنر کے اختیار سنبھالے۔

1776ء میں انقلاب امریکہ بپا ہوا تو ایک امریکی بحری دستے نے نساؤ پر قبضہ کر کے ایک سو توپیں ہتھیا لیں اور گورنر بہاماز کو یرغمال بنا لیا۔ لیکن چند دن بعد ہی امریکی نکلنے پر مجبور ہو گئے۔ مئی 1782ء میں جزائر بہاماز پر ہسپانویوں نے قبضہ کر لیا۔ مگر جنوری 1783ء میں امن معاہدہ ورسیلز کے تحت مشرقی فلوریڈا کی واپسی کے بدلے میں وہ انہیں چھوڑ کر چلے گئے۔ انہی دنوں یہاں افریقی غلام لا کر بسائے جانے لگے۔ اپریل 1783ء میں ہسپانویوں کے نکل جانے کے بعد برطانوی کرنل اینڈریو ڈیواکس نے جزائر بہاماز پر برطانوی قبضہ بحال کرا لیا۔ چنانچہ 1783ء میں انہیں برطانوی کالونی بنا لیا گیا۔

امریکی انقلاب کے دوران جو بیشتر آبادی دوسرے علاقوں میں بھاگ گئی تھی واپس آ گئی۔ بعد ازاں کپاس کی فصل سے ان جزائر کی مالی حالت بہتر ہوئی۔ 1786ء تا 1797ء تک لارڈ ونمور (Vinmor) (سابقہ گورنر نیو یارک اور ورجینیا) بہاماز کا گورنر رہا۔ اس نے ان جزائر کی ترقی کے لئے خاصا کام کیا۔ یکم اگست 1834ء کو یہاں غلاموں کی تجارت کا خاتمہ ہوا۔ 1838ء میں یہ غلاموں کی تجارت سے مکمل پاک ہو گیا۔ جب برطانیہ میں غلامی پر پابندی کا قانون نافذ ہوا۔

1841ء میں برطانوی شاہی حکومت کی طرف سے اس کی قانون ساز کونسل قائم کی گئی۔ بہاماز کی تاریخ کے دو دور خوشحالی کے دور تصور کئے جاتے ہیں۔ پہلا دور 1861ء تا 1865ء کا ہے جب امریکی خانہ جنگی کے دوران یہ ایک اہم تجارتی مرکز بن گیا۔ دوسرا دور 1928ء تا 1933ء کا ہے جب یہاں کاروبار کو خوب ترقی حاصل ہوئی۔

دوسری جنگ عظیم میں جارج ٹاؤن (جزیرہ گریٹ ایکزوما) کا بحری اڈہ امریکہ کی تحویل میں رہا۔ جنگ عظیم کے بعد یہاں سیاحت کی صنعت کو فروغ حاصل ہوا۔ 1950ء کے عشرے میں کیپ کیناورل (فلوریڈا) سے داغے جانے والے میزائلوں اور راکٹوں کا سراغ لگانے کے لئے بہاماز جزائر پر مواصلاتی اڈے قائم ہوئے۔

1953ء میں سیاہ فام حبشیوں کی نمائندگی کے لئے لنڈن پنڈلنگ Lyndon Pindling نے پروگریسو لبرل پارٹی (PLP) کی بنیاد رکھی۔ علاقے میں سیاہ فاموں کی اکثریت کے باعث (PLP) جلد ہی مقبول پارٹی بن گئی۔ یہ سیاہ فاموں کی سب سے بڑی اور واحد نمائندہ جماعت تھی۔ 1958ء میں سفید فاموں نے اپنی جماعت یونائیٹڈ بہامین پارٹی (UBP) تشکیل دی۔

مئی 1963ء میں بہاماز کے آئین کے لئے لندن میں ایک کانفرنس منعقد کی گئی۔ اس میں فیصلہ کیا گیا کہ بہاماز کو مکمل داخلی خودمختاری دے دی جائے گی لیکن خارجی دفاع اور اندرونی سلامتی کے معاملے برطانوی گورنر کے پاس رہیں گے۔ چنانچہ 7 جنوری 1964ء کو بہاماز کا آئین نافذ ہو گیا۔ جس کے ساتھ ہی اسے داخلی خودمختاری عطا کر دی گئی۔

1967ء کے عام انتخاب میں پروگریسو لبرل پارٹی (PLP) کامیاب ہوئی۔ پارٹی لیڈر پنڈلنگ وزیراعظم بننے میں کامیاب ہو گئے۔ 1968ء میں دوسرے انتخابات ہوئے چنانچہ PLP نے اسمبلی کی 38 نشستوں میں سے 29 نشستیں حاصل کر لیں۔ دوسری جماعت (UBP) کو شکست ہوئی۔ 1972ء میں ایک بڑی اپوزیشن جماعت فری نیشنل موومنٹ (FNM) تشکیل دی گئی۔ UBF کو بھی اس میں ضم کر دیا گیا۔ 10 جولائی 1973ء کو برطانیہ نے دولت مشترکہ کے اندر اسے مکمل آزادی دے دی۔

10 جولائی 1973ء کو ہی ملک کا آئین نافذ ہوا۔ جس میں پارلیمانی طرز حکومت اختیار کیا گیا۔ 19 جولائی 1977ء کو عام انتخابات میں (PLP)

نے کامیابی حاصل کی۔ پنڈ لنگ مزید 5 سال کے لئے وزیراعظم منتخب ہوئے۔

10 جون 1982ء کے عام انتخابات میں PLP نے 43 میں سے 32 نشستیں حاصل کیں۔ پنڈ لنگ تیسری بار 5 سال کے لئے وزیراعظم منتخب ہو گئے۔ جولائی 1983ء میں بہاماز کریبیئن کمیونٹی (Caricom) میں شامل ہوا۔

1988ء میں سر ہیبزی بٹلر اور 1991ء میں سر کلیفورڈ ڈارلنگ گورنر جنرل بنے۔ اسی عرصہ میں پنڈ لنگ حکومت کرپشن میں مبتلا ہوئی۔ اس کرپشن کی بدولت پنڈ لنگ کی مقبولیت میں خاص کمی ہوئی۔

21 اگست 1992ء کو عام انتخابات میں فری نیشنل موومنٹ (FNM) نے کامیابی حاصل کی۔ پارٹی لیڈر اور قانون دان ہوبرٹ انگرا ہم (Hubert Ingraham) (پ 4/اگست 1947ء) وزیراعظم منتخب ہو گئے۔ 14 مارچ 1997ء کو ہونے والے پارلیمانی انتخابات میں (FNM) نے 40 میں سے 33 نشستیں جیت لیں۔ انگراہم دوسری بار 5 سال کے لئے وزیراعظم منتخب ہو گئے۔ ستمبر 1999ء میں شدید طوفان نے پورے ملک کو نقصان پہنچایا۔

ستمبر 2000ء کو ملک کے بانی اور پہلے وزیراعظم سر لینڈن پنڈ لنگ (70) انتقال کر گئے۔ 28 فروری 2002ء کو ایک ریفرنڈم کے تحت ووٹروں نے عورتوں کو زیادہ حقوق دینے سے انکار کر دیا۔

حکومت

بہاماز ایک آزاد اور جمہوری (دولت مشترکہ) ریاست ہے۔ ریاست کی سربراہ اعلیٰ (ہیڈ آف سٹیٹ) برطانیہ کی ملکہ ایلزبتھ ہے۔ جس کی نمائندگی گورنر جنرل کرتا ہے۔ حکومت کا سربراہ وزیراعظم ہے جو کہ عوام کے ووٹوں سے 5 سال کے لئے چنا جاتا ہے۔ اصل سیاسی اختیارات پارلیمنٹ (ہاؤس آف اسمبلی) کو حاصل ہے جو کہ قانون سازی کا سب سے بڑا ادارہ ہے۔ اس کے 49 ارکان 5 سال کے لئے عوام کے ووٹوں سے منتخب ہوتے ہیں۔ سینٹ کے 12 ارکان کو وزیراعظم اور چار کو اپوزیشن لیڈر نامزد کرتا ہے۔ یکم اگست 1973ء کو بہاماز کے باشندے سر مائیلو ٹیلر آزاد بہاماز کے پہلے گورنر مقرر ہوئے۔

پروگریسو لیبر پارٹی (PLP) فری نیشنل موومنٹ (FNM) اور ٹریڈ یونین کانگرس (TUC) بڑی سیاسی جماعتیں ہیں۔

جزائر بہاماز

جزائر بہاماز چونے کے پتھر سے بنے 700 جزیروں اور 2400 سے زائد چٹانوں اور ٹاپوؤں یا (CAYS) پر مشتمل ہیں۔ جو دراصل سمندر میں ڈوبے ہوئے ایک پہاڑی سلسلے کی چوٹیاں ہیں۔ یہ شمالی مغرب سے جنوب مغرب کی طرف تقریباً 1200 کلومیٹر لمبی قوس بناتے ہیں۔ جسے خط سرطان درمیان سے کاٹتا ہے۔ امریکی ریاست فلوریڈا ان کے 80 کلومیٹر شمال مغرب میں ہے جبکہ جنوب مشرق میں ہیٹی بھی اتنے ہی فاصلے پر ہے۔ ان کی سطح ہموار اور قدرے ابھری ہوئی ہے۔ جزیرہ اینڈ روز ان سب میں بڑا ہے۔ دیگر بڑے جزیرے گرینڈ بہاما۔ گریٹ اباکو۔ گریٹ اناگوا۔ کروکڈ۔ ایلیوتھرا اور مایا گوانا ہیں۔ ان کے شمال اور مشرق میں بحر اوقیانوس اور جنوب میں بحیرہ بہاماز انہیں کیوبا سے جدا کرتا ہے۔ ان میں 30 جزیرے آباد ہیں اور بقیہ کے تو کوئی باقاعدہ نام بھی نہیں۔

(بقیہ صفحہ 6)

تھے جو پچھلے سال رخصت ہو گئے۔ 23 بلین ڈالر کے مالک شیخ زید نے 1966ء میں متحدہ عرب امارات کے ریگستان کی نگہبانی کا فریضہ سنبھالا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس صحرائے اعظم کو ایک بین الاقوامی معیار کی ریاست میں تبدیل کر دیا۔ تیل کی دولت کے ذریعے انہوں نے اپنے ملک کو دنیا کے طاقتور ترین ممالک کی فہرست میں شامل کر لیا ہے۔ انہوں نے دنیا کے کئی ملکوں میں فلاحی کارروائیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ پاکستان کے شہر لاہور اور رحیم یار خان میں شیخ زید ہسپتال تعمیر کروائے اور ایسی ہی بے شمار فلاحی سرگرمیوں میں حصہ لیا۔ رحیم یار خان میں دور دراز کے علاقوں تک پکی سڑک پہنچانے کے علاوہ اس ریگستان میں بسنے والے لوگوں کی حالت بہتر کرنے کے لئے ان کی کوششوں کو ایک مدت تک یاد رکھا جائے گا۔

دنیا کے امیر ترین لوگوں کا رویہ امت مسلمہ کے لئے بہت بڑا لمحہ فکریہ ہے جہاں کے امراء و اشرفیہ دولت جمع کرنے کی دھن میں اس قدر مگن ہوئے ہیں کہ اخوت، ایثار و قربانی کے فلسفے کو یکسر بھول چکے ہیں اور انہیں اس سے کوئی غرض نہیں کہ ان کے ہمسائے میں کوئی شخص بھوکا سو رہا ہے۔ جو اپنے کتوں کو بہترین خوراک کھلاتے ہیں لیکن غلاموں اور نوکروں کو دھتکار دیتے ہیں۔ اگر آج ہم سب لوگ یہ نیت کر لیں کہ ہم اپنی زائد دولت کا صحیح اور جائز مصرف کریں گے تو دنیا بحیثیت مجموعی ایک فلاحی و خوشحال سرزمین بن سکتی ہے۔

(نوائے وقت میگزین۔ 6 مارچ 2005ء)

جیلسیمیم
Gelsemium

یہ بھی نزلہ اور زکام کی ایک خاص دوا ہے۔ اس میں چھینکیں بہت آتی ہیں اور ناک کی نوک بے حس ہو جاتی ہے۔ جسم گرم لیکن ساتھ ہی ٹھنڈ بھی لگتی ہے اور مریض آگ سینکنے کی زبردست خواہش کرتا ہے۔ موسم گرما میں سردی لگ جانے سے نزلہ اور زکام کی تکالیف میں یہ دوائی زیادہ مفید ہے۔

ماخوذ

Yahoo کیا ہے

فروری 1994ء میں جب یونیورسٹی کے دو پی ایچ ڈی طالب علموں نے کھیل کھیل میں فارغ وقت کے مشغلے کے طور پر دنیا کے سب سے پہلے سرچ انجن اور ویب ڈائریکٹری کا آغاز کیا تو انہیں نہیں معلوم تھا کہ کچھ ہی سالوں میں یہ مقبولیت کی ان بلندیوں کو پہنچ جائے گا کہ Yahoo انٹرنیٹ کی پہچان بن جائے گا۔

انگریزی میں خوشی اور فتح کے موقع پر پکارا جانے والا لفظ یاہو آج انٹرنیٹ کی سب سے پسندیدہ ویب سائٹ ہے کیونکہ اس میں وہ سب کچھ ہے جو کسی اچھی ویب سائٹ یا انٹرنیٹ پر موجود ہونا چاہئے۔

ڈیوڈ فلو اور جیری نگ سٹین فورڈ یونیورسٹی میں الیکٹرک انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ جب انہوں نے یاہو ویب سائٹ بنانے کا منصوبہ بنایا جس کا مقصد اپنے یونیورسٹی ریکارڈز کو دوسرے دوستوں کے ساتھ شیئر کرنا تھا۔ آغاز میں جیری نے اپنے پسندیدہ لنکس کو "جیری گائیڈ ٹو دی ویب" کے عنوان سے شائع کیا تھا اس وقت ویب سائٹ اپنی ابتدائی شکل میں تھی اور صرف چند لنکس موجود تھے بعد میں چونکہ ویب سائٹس کی تعداد بڑھتی چلی گئی اس لئے وہ ان لنکس کو مختلف ڈائریکٹریوں میں تقسیم کرنے پر مجبور ہو گئے۔ یوں یہ مشغلہ ایک بہترین کاروبار کی شکل اختیار کر گیا۔ چند دنوں میں اس ویب سائٹ کو وزٹ کرنے والے لوگوں کی تعداد کئی ملین تک پہنچ گئی۔ اپریل 1995ء میں اسے باقاعدہ ادارے میں تبدیل کر دیا گیا اور ایک سال میں اس ادارے میں 49 افراد کو بھرتی کر لیا گیا جن کی تعداد بڑھتی چلی گئی۔ اس وقت Yahoo انٹرنیٹ کے کل شیئر کا 20 فیصد حصہ رکھتی ہے اور اس کے کاروبار کا حجم 100 بلین پر پہنچ چکا ہے۔

ایک انٹرویو میں ڈیوڈ اور جیری کا کہنا ہے کہ بے شمار ویب سائٹس کی تلاش کے لئے بنائے جانے والے ٹولز کے لئے ہمیں بہت زیادہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ یہ ایک مشکل کام تھا مگر کئی ٹولز کو مکس کرنے کے بعد وہ اپنی اس کاوش میں کامیاب ہو گئے۔ انٹرنیٹ کی مقبولیت کے بعد What,s New ای میل اور میسنجر کا آغاز کر دیا گیا اور آج لوگ خبروں کے لئے یاہو نیوز ای میل کے لئے یاہو ای میل اور چیٹنگ کے لئے یاہو میسنجر کا انتخاب کرتے ہیں۔ یاہو نیوز کی منفرد بات یہ ہے کہ یہاں تمام اہم بین الاقوامی نیوز ایجنسیوں، اے این این، اے ایف پی اور فوکس نیوز کے لنکس موجود ہیں۔ جبکہ یاہو ای میل میں بھی انٹرنیٹ صارفین کے پاس ان گنت ای میلز محفوظ کرنے کے لئے جگہ موجود ہے۔ سب سے بڑھ کر یاہو میسنجر کو دنیا کا سب سے مقبول چیٹنگ پروگرام مانا جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں آواز کی ترسیل کا مناسب انتظام موجود ہے جو وائس چیٹنگ کے لئے مفید ہے۔

اس وقت یاہو پر 39 ہزار سے زائد لنکس موجود ہیں جبکہ 2 ملین سے زائد لوگ روزانہ اس ویب سائٹ کو وزٹ کرتے ہیں اور تقریباً بیس سے پچیس لاکھ صارفین براہ راست اس سائٹ کے ساتھ رجسٹرڈ ہیں۔

یاہو پر اشتہارات کی بھی بھرمار ہے اور نہایت خوبصورت گرافکس کے ساتھ فلیش پروگرام میں بنائے گئے اشتہارات ویب سائٹ پر شائع کئے جاتے ہیں۔ اس کے باوجود سائٹ لوڈ ہونے میں زیادہ وقت نہیں لیتی۔ اس کے زیادہ تر صارفین امریکہ اور انگلینڈ کے ہیں لیکن اب انہوں نے مختلف علاقوں اور ممالک کے حساب سے ریجنل گروپس بنا دیئے ہیں۔

اشیا کی خرید و فروخت سے لے کر گیمز، کلب، گروپس، ذاتی ویب سائٹ کے لئے جگہ بھی اس ویب کا خاصہ ہیں۔ مئی 1999ء میں جیوسٹی بھی یاہو کا حصہ بن گیا جبکہ سرچ انجن کے طور پر ان کا گوگل ڈاٹ کام کے ساتھ معاہدہ ہوا۔ اگست 2000ء میں ای گروپس بھی یاہو ویب سائٹ کا حصہ بن گئے۔ اپریل 2001ء میں Sold.com کے ملنے سے یاہو کے ای کامرس ونگ کو بہت زیادہ فائدہ ہوا۔ جون 2001ء میں ان میڈیا بھی اس گروپ میں شامل ہو گیا۔ اس لحاظ سے یاہو اب تک بیس سے زائد اہم کمپنیوں کو اپنا حصہ بنا چکا ہے۔ یاہو کی انٹرنیٹ پر مناپلی بہت حد تک کمپیوٹرز میں مائیکروسوفٹ کی مناپلی سے ملتی جلتی ہے۔ ویب سائیٹ 12 سے زائد مختلف زبانوں میں اپنی معلومات نشر کرتی ہے اور کمپنی کے انڈیا سمیت دنیا کے بائیس ممالک میں دفاتر موجود ہیں۔

کچھ لوگوں کو یاہو سے شکایات ہیں کہ یہ اس قدر مقبول ہو چکی ہے کہ اب اس کے پاس صارفین کے سوالات کا جواب دینے کے لئے وقت نہیں۔ کئی کمپنیوں کے ملاپ سے یہ ویب سائٹ اس قدر طاقتور ہو چکی ہے کہ دوسری ویب سائٹس اس کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ جیوسٹی کی ویب سائٹس لوگوں میں بہت مقبول ہیں کیونکہ اس کے ذریعے چند منٹوں میں ایک عام پڑھا لکھا اور کمپیوٹر استعمال کرنے والا شخص اپنی ویب سائٹ بنا سکتا ہے۔

یاہو کی مقبولیت اس بات کا ثبوت ہے کہ لوگ سادہ، آسان اور معلوماتی ویب سائٹس پسند کرتے ہیں کیونکہ انہیں براؤز کرنا آسان ہوتا ہے اور انٹرنیٹ پر وقت کی قلت کے باعث انہیں استعمال کرنا مفید ہوتا ہے۔

(نوائے وقت سنڈے میگزین 26 جون 2005ء)

ماخوذ

دنیا کے دس امیر ترین افراد

اس وقت پوری دنیا میں سب سے زیادہ کھرب پتی لوگ امریکہ میں ہیں جن کی تعداد 269 ہے اس کے بعد جاپان کا نمبر آتا ہے جہاں 29 کھرب پتی لوگ موجود ہیں۔ تیسرے نمبر پر جرمنی 28، چوتھے پر اٹلی 17، پانچویں پر کینیڈا 16، چھٹے پر سوئٹزر لینڈ 15، ساتویں پر فرانس 15، آٹھویں پر ہانگ کانگ 14، نویں پر میکسیکو 13، دسویں پر برطانیہ 12، گیارہویں پر روس 8 اور سعودی عرب 8 ہیں۔

دوسری طرف غریب ترین ممالک کی فہرست بھی کم طویل نہیں ہے بلکہ ہر گزرتے دن کے ساتھ ان کی غربت اور بدحالی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ان میں سرفہرست زمبابوے ہے جہاں لوگوں کی حالت زار دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے کیونکہ غربت اپنی انتہائی حدوں کو چھو رہی ہے اور لوگوں کو کوڑے کرکٹ کے ڈھیر میں سے بھی اپنا رزق تلاش کرنا مشکل ہوا ہے۔ اس کے بعد انگولا، برما، ہیٹی، وینزویلا، افغانستان، بیلارس، ڈومینیشن ری پبلک، گھانا، زیمبیا اور ایتھوپیا کا نمبر آتا ہے۔

جان ڈی راک فیلر

دنیا کے امیر ترین لوگوں میں سب سے پہلا نمبر جان ڈی راک فیلر کا آتا ہے جو اگرچہ 23 مئی 1937ء کو انتقال کر گئے لیکن اس کے باوجود ان کی دولت زندہ اشخاص سے زیادہ ہے جو کل 200 بلین ڈالر ہے۔ 8 جولائی 1839ء کو امریکہ کی ریاست نیویارک میں پیدا ہونے والے راک فیلر کو عظیم انسانی ہمدرد تسلیم کیا جاتا ہے۔ 1857ء میں وہ سٹیل چلے گئے جہاں انہوں نے ایک کتابوں کی دکان میں ملازمت کی۔ 1862ء میں انہوں نے ایک دوست کے ہمراہ آئل ریفائنری میں کچھ رقم انویسٹ کی۔ 1870ء کی دہائی میں امریکی پٹرولیم کی دو مشہور اور ابتدائی شخصیات چارلس براٹ اور ہنری ایچ راجرز نے راک فیلرز کی ایک غیر مشہور کمپنی ساؤتھ انویسٹمنٹ کمپنی کے ساتھ تنازعہ کھڑا کر لیا جس سے راک فیلر کو بہت شہرت ملی۔ 1895ء میں وہ ریٹائر ہو گئے۔ 1901ء میں وہ 900 ملین ڈالر کے ساتھ دنیا کی امیر ترین شخصیت بن گئے۔ ان کی کمپنی کے شیئرز اور جائیداد بڑھتی چلی گئی۔ وہ ساری زندگی تعلیمی اور تحقیقی سرگرمیوں کو پروان چڑھاتے رہے۔ 16 سال کی عمر میں زندگی کی پہلی نوکری کرنے سے لے کر اپنی موت تک راک فیلر نے 50 کروڑ ڈالر امدادی کاموں پر صرف کئے۔ یورپ اور امریکہ میں کئی یونیورسٹیاں ان کے نام سے منسوب ہیں اور آج بھی دنیا انہیں ان کی خدمات پر خراج تحسین پیش کرتی ہے۔

اینڈریو کارنیگی

دنیا کا دوسرا امیر ترین اینڈریو کارنیگی 25 نومبر 1835ء کو سکاٹ لینڈ میں پیدا ہوا۔ ان کی دولت 110 بلین ڈالرز پر مشتمل ہے۔ اپنی پروفیشنل زندگی کا آغاز کارنیگی نے کاٹن فیکٹری میں ہیلپر کے طور پر کیا جہاں انہیں دو ڈالر فی ہفتہ ادا کئے جاتے تھے بعد میں انہوں نے ایک اپنی سٹیل مل لگالی اور گاڑیاں بنانی شروع کر دیں ان کے لوہے اور سٹیل کے کارخانے دنیا کے سب سے نایاب اور جدید تصور کئے جاتے تھے۔ 1880ء میں یہ دنیا کا سب سے بڑا کارخانہ بن گیا جو روزانہ دو ہزار ٹن پگ سٹیل تیار کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا۔ اس ادارے نے کئی ریلوے لائنیں تیار کیں اور بے پناہ دولت سمیٹی۔ کارنیگی نے 1887ء میں شادی کی لیکن بنیادی طور پر وہ ایک تنہائی پسند انسان تھے۔ پانی کی ضروریات پوری کرنے کے لئے انہوں نے جھیل، نہریں اور ڈیم تعمیر کئے۔ ساؤتھ فورک ڈیم 72 فٹ اونچا اور 931 فٹ لمبا تھا جبکہ جھیل 400 ایکڑ کے رقبے پر پھیلی ہوئی تھی۔ اپنی موت تک کارنیگی 3,50,695,653 ڈالر خرچ کر چکے تھے جبکہ اپنی موت کے بعد بچنے والی تین کروڑ رقم کے متعلق بھی انہوں نے وصیت کی کہ یہ رفاہی و فلاحی اداروں کو دے دی جائے۔

کارنیلیس وینڈربلٹ

1794ء میں پیدا ہونے والے کارنیلیس وینڈربلٹ کو دنیا کا تیسرا امیر ترین شخص تصور کیا جاتا ہے۔ ان کی دولت 100 بلین ڈالرز پر مشتمل ہے۔ انہوں نے بھی سٹیم انجن اور ریلوے لائن تعمیر کر کے پوری دنیا میں نام کمایا۔ اپنی موت کے وقت انہوں نے سو ملین ڈالر کی لاگت والی زمین چھوڑی جس کی 2001ء میں مالیت 100 بلین تھی۔ دنیا کی کئی یونیورسٹیاں ان کے نام سے منسوب ہیں اور ایک دنیا ان کی خدمات کی بنا پر انہیں خراج تحسین پیش کرتی ہے۔

جان جیکب آسٹرا

17 جولائی 1763ء میں پیدا ہونے والے جان جیکب آسٹرا نے رئیل اسٹیٹ میں بہت نام پیدا کیا۔ ان کی موجودہ دولت 85 بلین ڈالر انہیں دنیا کا چوتھا امیر ترین آدمی بناتی ہے۔ جرمنی میں ایک قصائی کے گھر پیدا ہونے والے آسٹرا نے لندن میں انگلش سیکھنے کے بعد 1784ء میں امریکہ کا رخ کیا۔ امریکہ میں میوزیکل آلات اور فرینچ کراس نے اتنی دولت اکٹھی کی کہ جس کا عام شخص تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اس کی امریکن فر کمپنی اور پیسفک فر کمپنی امریکہ اور یورپ میں بہت مقبول ہوئیں۔ مرتے وقت اسے افسوس تھا کہ وہ نیویارک کے سب سے پرکشش علاقے میں مین ہٹن کو سارا نہیں خرید سکا۔ اس کی دولت 20 بلین ڈالر تھی جس کا بڑا حصہ اس نے نیویارک پبلک لائبریری کو دے دیا جو آج دنیا کی سب سے بڑی اور اہم لائبریریوں میں شمار ہوتی ہے۔

بل گیٹس

دنیا کا پانچواں امیر ترین شخص بل گیٹس کو بیسویں صدی میں زندگی کو نیا رخ دینے کا موجد بھی کہا جاتا ہے۔ آئی ٹی انڈسٹری میں لائی جانے والی اصلاحات اور انقلابی اقدامات سے اس نے کمپیوٹر کو ہر گھر کی ضرورت بنا دیا۔ مائیکروسافٹ کمپنی کے ذریعے اس نے کئی ان پڑھ لوگوں کو مشکل سوالات کا آسان جواب تلاش کرنے میں مدد دی۔ ایک کارپوریٹ وکیل کے گھر پیدا ہونے والے بل گیٹس نے سکول کے زمانے میں پروگرامنگ میں مہارت حاصل کی۔ گیٹس کو سکول کے زمانے میں نفسیاتی مسائل کی وجہ سے ماہر نفسیات کو دکھانا پڑا تھا۔ یکم جنوری 1994ء کو انہوں نے میلنڈا نامی خاتون سے شادی کی جن سے ان کے تین بچے پیدا ہوئے۔ واشنگٹن میں بل گیٹس نے ایک نہایت عالیشان اور منفرد گھر تعمیر کروایا جبکہ ان کی گاڑی کی شہرت بھی پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ ان کا گھر الیکٹرانک نظام اور وسیع لائبریری پر مشتمل ہے اور اپنی طرز کا وسیع و عریض اور خوبصورت ہے۔ گھر میں داخل ہونے والے فرد کو ایک چپ دی جاتی ہے جس کے ذریعے گھر میں موجود فرد اس کی تمام حرکتوں کو دیکھ سکتا ہے جبکہ کمرے کا ٹمپریچر اور رنگ بھی افراد کی موجودگی کے حساب سے بدلتا رہتا ہے۔ گیٹس کو اکثر لوگ سیکولر گردانتے ہیں کیونکہ جب ان سے ٹائم میگزین نے انٹرویو میں پوچھا کہ کیا وہ خدا پر یقین رکھتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ انہیں ابھی تک خدا کی موجودگی کا ثبوت نہیں مل سکا لیکن اس کے باوجود وہ بھی فلاحی و امدادی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ اپنے مرنے کے بعد انہوں نے اپنی باقی ماندہ دولت کا 90 فیصد حصہ فلاحی آرگنائزیشن کو دینے کی وصیت کی ہے۔ اپنی بیگم کے ساتھ مل کر انہوں نے بل اینڈ میلنڈا فاؤنڈیشن کی بنیاد رکھی جس نے اب تک 3.2 بلین ڈالر سے زائد رقم گلوبل صحت عامہ کے کاموں پر خرچ کی جبکہ 2 بلین ڈالر تعلیم و تحقیق، 477 ملین ڈالر کمیونٹی پروجیکٹس، 488 ملین ڈالر سپیشل پروجیکٹس پر خرچ کئے اور کل 27 بلین رقم انسانی ہمدردی کے کاموں پر خرچ کی۔ 2004ء کے امریکی انتخابات میں انہوں نے صدر بش کو 33,335 ڈالر رقم دی۔ 1996ء میں ہی وہ دنیا کے سب سے امیر ترین آدمی بن گئے تھے جبکہ 1998ء کے بعد سے اب تک وہ مسلسل دنیا کے امیر ترین آدمی چلے آرہے ہیں۔ ان کی موجودہ دولت 60 بلین ڈالر کے قریب ہے۔

لارنس جے ایلسن

دنیا کا چھٹا امیر ترین آدمی بھی کمپیوٹر انڈسٹری کا ایک شخص ہے جس کا نام لارنس جے ایلسن ہے۔ 58 سالہ ایلسن 55 بلین ڈالر کے مالک ہیں اور مشہور کمپنی اوریکل کے چیئرمین اور بانی ہیں۔ زندہ انسانوں میں وہ دنیا کے دوسرے امیر ترین شخص ہیں۔ اپنی کارکردگی اور صلاحیتوں کی بنا پر انہوں نے بہت زیادہ تعلیمی و تحقیقی سرگرمیوں کو فروغ دیا۔ ان کا ارادہ ہے کہ وہ چھوٹے بچوں کے لئے نیا سلیبس ترتیب دیں جس سے ان کی ذہانت اور قابلیت کو فروغ دیا جا سکے۔

شاہ فہد بن عبدالعزیز

سعودی فرمانروا فہد بن عبدالعزیز 1982ء میں سعودی عرب کے شہنشاہ بنے۔ ان کی کل دولت 30 بلین ڈالر ہے۔ تیل نکلنے والی سرزمین کا حکمران ہونے کے ناطے یہی ان کی دولت و شہرت کی وجہ بنا۔ ابن سعود کے صاحبزادے فہد 1923ء میں ریاض میں پیدا ہوئے۔ 1953ء میں وہ وزیر تعلیم بنے۔ 25 مارچ 1975ء کو شاہ فیصل کی وفات کے بعد پیدا ہونے والے خلا کو شاہ فہد نے بخوبی پر کیا وہ اب کافی بوڑھے ہو چکے ہیں اور براہ راست سرگرمیوں میں حصہ نہیں لیتے لیکن اب بھی ان کی مسلمان ممالک کے ساتھ ہمدردیاں کم نہیں ہوئیں اور وہ بہت بڑی تعداد میں فلاحی سرگرمیوں میں حصہ لیتے رہتے ہیں۔ انہیں پاکستان کا قریبی دوست سمجھا جاتا ہے اور اب بھی پاکستان کو سعودی تیل خصوصی رعایت پر ملتا ہے۔

وارن لفٹ

وارن لفٹ کی کل دولت 28 بلین ڈالر ہے۔ انہیں دنیا کا آٹھواں امیر ترین شخص تصور کیا جاتا ہے۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی میں ان کی کاوشوں کی وجہ سے انہیں خصوصی مقام و مرتبہ حاصل ہوا۔ وہ ایک سادہ زندگی بسر کرتے ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ لوگوں کو بھی سادہ زندگی بسر کرنی چاہئے۔

پال ایلن

بل گیٹس کے ایک دوست پال ایلن کو دنیا کا نواں امیر ترین شخص تصور کیا جاتا ہے۔ انہوں نے بل گیٹس کے ساتھ اکٹھے یونیورسٹی چھوڑی اور آج 25 بلین ڈالر کے مالک ہیں۔ انہوں نے بھی کئی امدادی کارروائیوں میں حصہ لیا ہے اور اکثر اوقات مریضوں اور غریبوں کی مدد کرتے رہتے ہیں۔

زید بن سلطان

دنیا کے دسویں امیر ترین شخص ایک اور مسلمان ملک کے بانی اور فرمانروا شیخ زید بن سلطان النہیان

(باقی صفحہ 5 پر)

انوار احمد انوار صاحب

پدری شفقت سے محروم بچے اور ہماری ذمہ داریاں

والدین اولاد کے لیے ایک نعمت اور رحمت خداوندی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اس احسان اور فضل کی قدر ان معصوم اور کملائے ہوئے پھولوں کو دیکھ کر ہوتی ہے جن کے سر پر سایہ عاطفت نہیں اور وہ پدری شفقت اور پیار سے محروم ہیں۔ جن کے ناز ونخرے اٹھانے والا کوئی نہیں اور اس نعمت کی حقیقی قدر بھی انہیں ہی معلوم ہے جو زمانے کی بے رحم موجوں کے تھپیڑے کھا رہے ہیں۔ حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ اپنے بچپن کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

’’مجھے یاد ہے کہ جب میں بچہ تھا اور اپنا سر باپ کی آغوش میں رکھتا تھا تو میری قدر و منزلت بادشاہوں جیسی ہوتی تھی۔ اگر میرے جسم پر ایک مکھی تک بیٹھ جاتی تو سب گھر والے پریشان ہو جاتے تھے۔ جب بچپن ہی میں میرے سر سے باپ کا سایہ اٹھ گیا تو مجھے یتیم بچوں کے درد کی خبر ہوئی۔ یہ درد وہی جان سکتا ہے جس کو یتیمی کا داغ لگا ہو‘‘۔

(حکایات سعدی۔ص75)

بے سہارا یتیم بچے بھی ان والدین کے لیے ایک امتحان ہے جو اپنے بچوں کی تو بڑے ناز ونعم سے پرورش کر رہے ہیں اور باوجود موقع میسر آنے کے یتامیٰ کی خبر گیری سے بے پرواہ ہیں۔

دین حق کی یہ بہت بڑی خوبی ہے کہ اس نے ان بے سہارا یتیم بچوں کے حقوق کا خیال رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے احکام پر پوری طرح عمل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ حضرت امام جماعت رابع نے ان بے سہارا یتیم بچوں کی عزت نفس اور معاشرے میں بلند مقام کی خاطر ایک ادارہ ’’کفالت یکصد یتامیٰ‘‘ قائم فرمایا جو ان کی ضروریات کا خیال رکھتا ہے۔ تا یہ بے سہارا یتیم بچے پڑھ لکھ کر معاشرہ میں باعزت مقام حاصل کر سکیں۔

کمیٹی کفالت یتامیٰ ربوہ اپنے قیام سے لے کر اب تک 886 گھرانوں کے 2600 یتامیٰ کی کفالت و خبر گیری کر چکی ہے۔ اس عرصہ کے دوران 299 گھرانوں کے 1050 یتیم بچے برسر روزگار ہوئے اور بچیاں شادیوں کے بعد اپنے گھروں میں آباد ہو چکی ہیں۔ ان میں سے بہت سے بچے اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہوئے۔

دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ ان بچوں کی تربیت نگرانی اور راہنمائی بھی کی جاتی ہے اور سال میں ایک یا دو مرتبہ مربیان سلسلہ ان بچوں کے گھروں تک پہنچتے ہیں۔ حال احوال پوچھتے ہیں۔ جماعت کے ساتھ رابطہ، اجلاسات میں شرکت وغیرہ کے بارہ میں جائزہ لیا جاتا ہے۔ جہاں کہیں بھی کوئی کمزوری یا کمی محسوس کی جاتی ہے توجہ دلائی جاتی ہے۔ اس کام کو اللہ تعالیٰ کار خیر قرار دیتے ہوئے فرماتا ہے۔

’’اور یہ لوگ تجھ سے یتامیٰ کے بارہ میں پوچھتے ہیں تو کہہ دے کہ ان کی اصلاح بہت اچھا کام ہے‘‘۔

حضرت امام جماعت ثانی فرماتے ہیں:۔

’’پھر اس لیے بھی وہ محبت اور حسن سلوک کے مستحق ہوتے ہیں کہ وہ اپنے والدین کے سایہ عاطفت سے بچپن میں ہی محروم ہو جاتے ہیں اور اس وجہ سے وہ قوم کی ایک قیمتی امانت ہوتے ہیں۔ اگر ان کی صحیح نگرانی کی جائے، ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا جائے، ان کو آوارگی سے محفوظ رکھا جائے تو وہ قوم کا ایک مفید وجود بن جاتے ہیں‘‘۔

(تفسیر کبیر جلد2 ص7)

جماعت احمدیہ باقاعدہ ایک نظام کے تحت یتامیٰ کی خبر گیری کر رہی ہے۔ اس وقت پاکستان میں 510 گھرانوں کے 1600 سے زائد بچے ہمارے پیارے امام کی شفقت کے طفیل کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ ربوہ کی زیر کفالت پرورش پا رہے ہیں۔ احباب و خواتین کی ایک کثیر تعداد اس کار خیر میں حصہ لے کر ثواب حاصل کر رہی ہے۔ گویا دوسری طرف صاحب ثروت احباب کے لیے حصول ثواب کا بہترین ذریعہ ہے۔ سیکرٹری کمیٹی کفالت یتامیٰ دارالضیافت ربوہ کے نام چیک، ڈرافٹ یا منی آرڈر بھجوا کر بغیر وعدہ کے بھی اس تحریک میں حصہ لیا جا سکتا ہے۔

حضرت امام جماعت خامس فرماتے ہیں:۔

یتیموں سے حسن سلوک کر وان کا بھی خیال رکھو اور ان کو معاشرے میں محرومیت کا احساس نہ دلاؤ۔

(خطبہ جمعہ 23 جنوری 2004ء)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام کفالت کرنے والوں بلکہ ہر احمدی کو یتیموں کی خبر گیری کرنے والا بنائے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

ہفتہ 20۔اگست 2005ء

12-35 am	لقاء مع العرب
1-45 am	خطبہ جمعہ
2-50 am	انٹرویو
3-55 am	ملاقات
5:00 am	تلاوت، درس، خبریں
6:10 am	چلڈرنز کارنر
6:45 am	لقاء مع العرب
7:45 am	ورائٹی پروگرام
7:55 am	خطبہ جمعہ
9:00 am	مشاعرہ
10:00 am	تعارف
10:25 am	بستان وقف نو
11:00 am	کہکشاں
12:15 pm	بستان وقف نو
1:20 pm	کہکشاں
1:45 pm	خطبہ جمعہ
2:50 pm	انڈونیشن سروس
3:55 pm	فرانسیسی سروس
5:00 pm	تلاوت، درس، خبریں
5:50 pm	بنگلہ سروس
6:50 pm	انتخاب سخن لائیو
7:50 pm	بستان وقف نو
8:55 pm	مشاعرہ
9:55 pm	سوال وجواب
11:00 pm	چلڈرنز ورکشاپ
11:35 pm	عربی سروس

اتوار 21۔اگست 2005ء

12:40 am	لقاء مع العرب
1:35 am	ایم ٹی اے ورائٹی
1:50 am	بستان وقف نو
2:50 am	مشاعرہ
3:55 am	خطبہ جمعہ
5:00 am	تلاوت، درس، خبریں
6:10 am	بچوں کا پروگرام
6:30 am	لقاء مع العرب
7:30 am	ورائٹی پروگرام
8:20 am	آسٹریلوی پرندوں کا تعارف
8:50 am	سوال وجواب
9:55 am	سیرت حضرت بانی سلسلہ
10:30 am	سفر ہم نے کیا
11:00 am	تلاوت درس خبریں
12:05 pm	گلشن وقف نو
1:05 pm	بچوں کا پروگرام
1:25pm	پیاری باتیں
2:05 pm	دورہ حضور انور
2:55 pm	انڈونیشین سروس
3:55 pm	سپینش سروس
5:00 pm	تلاوت درس خبریں
6:10 pm	بنگلہ سروس
7:10 pm	خطبہ جمعہ
8:10 pm	سفر ہم نے کیا
8:50 pm	گلشن وقف نو
9:50 pm	دورہ حضور انور
10:40 pm	سوال وجواب
11:45 pm	تعارف

سوموار 22۔اگست 2005ء

12:15 am	چلڈرنز کارنر
12:40 am	عربی سروس
1:40 am	لقاء مع العرب
2:40 am	سیرت حضرت بانی سلسلہ
3:05 am	گلشن وقف نو
3:55 am	ایم ٹی اے ورائٹی
5:00 am	تلاوت درس خبریں
6:05 am	چلڈرنز کارنر
6:35 am	لقاء مع العرب
7:40 am	واقفین بچوں کا پروگرام
8:40 am	خطبہ جمعہ
9:40 am	علمی خطابات
10:25 am	کوئز: روحانی خزائن
11:00 am	تلاوت درس خبریں
12:00 pm	چلڈرنز کارنر
1:10 pm	بچوں کا پروگرام
1:45 pm	فرانسیسی سروس
2:50 pm	انڈونیشین سروس
3:50 pm	چائنیز سروس
4:25 pm	طب وصحت کی باتیں
5:00 pm	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6:00 pm	بنگلہ سروس
7:05 pm	خطبہ جمعہ
8:05 pm	کوئز: روحانی خزائن
8:30 pm	طب وصحت کی باتیں
9:00 pm	انتخاب سخن (ریکارڈنگ)
10:05 pm	فرانسیسی سروس
11:05 pm	چلڈرنز کارنر

ملکی اخبارات سے خبریں

تعلیمی اداروں کو اپ گریڈ کیا جائے گا

وزیر اعلیٰ پنجاب چوہدری پرویز الٰہی نے پنجاب میں ایجوکیشن ریفارمز پروگرام کی مدت میں دس سال تک توسیع کا اعلان کیا ہے انہوں نے کہا کہ ہم نے برسر اقتدار آنے کے بعد تعلیم کے بجٹ میں 80 فیصد اضافہ کیا ہے 10 لاکھ بچے سکولوں میں داخل ہوئے ہیں فروغ تعلیم پر 125۔ ارب روپے خرچ ہونگے۔ سائنس و ٹیکنالوجی کی سرپرستی جاری رہے گی۔ ہزاروں اساتذہ بھرتی کئے جائیں گے۔

دیامیر میں ائیر پورٹ بنانے کا فیصلہ

صدر پرویز مشرف نے شمالی علاقہ جات میں سیاحت کو فروغ دینے اور خوشحالی لانے کیلئے دیامیر میں ائیر پورٹ بنائے جانے کا اعلان کیا ہے۔ اسی طرح ضلع استور میں 81 اعلیٰ آسامیاں پیدا کی جائیں گی۔ جن کے ابتدائی اخراجات کیلئے فنانس ڈویژن نے 2.717 ملین روپے کی منظوری دے دی ہے یہ منظوری شمالی علاقہ جات کے عوام کو ترقیاتی منصوبوں کے اعتبار سے قومی دھارے میں شامل کرنے کیلئے دی گئی ہے۔

عراقی جیلوں میں قیدیوں کو پانی اور نیند سے محروم رکھا جاتا ہے

عراقی جیلوں میں قیدیوں پر برطانوی فوجیوں کی طرف سے تشدد اور غیر انسانی سلوک کے نئے الزامات سامنے آئے ہیں ایک شہری کو بغیر جرم کے دو ماہ تک قید رکھا گیا۔ بندر کی آواز نکالنے پر مجبور کیا گیا۔ کرنٹ لگانے کی دھمکیاں دی جاتی ہیں۔ گارڈز وحشیانہ سلوک کرتے ہیں پانی اور نیند سے محروم رکھتے ہیں برطانوی وزارت دفاع نے کہا ہے کہ صرف 5 واقعات کے ثبوت ملے ہیں۔ 177 میں سے 156 تحقیقات بند کر دی گئی ہیں۔

ایفرو ایشین کرکٹ سیریز

ایشیا اور افریقی ممالک کی ٹیموں کے درمیان اپنی نوعیت کی پہلی کرکٹ سیریز 18-20-21۔ اگست کو کھیلی جا رہی ہے ایشیا الیون کے کپتان انضمام الحق ہونگے جبکہ افریقی ٹیم کی کپتان جنوبی افریقہ کے مایہ ناز تیز باؤلر اور سابق کپتان شان پولاک ہونگے۔ پاکستان کے سپر سٹار شعیب اختر بھی سیریز میں حصہ لیں گے۔

کولمبیا کا طیارہ وینزویلا میں گر کر تباہ ہو گیا

کولمبیا کا ایک مسافر طیارہ جو پانامہ سے مارتا نیک کے جزائر کی طرف جا رہا تھا راستے میں گر کر تباہ ہو گیا۔ اس میں سوار 153 مسافر جاں بحق ہو گئے۔ ائیر ٹریفک کنٹرول کا کہنا ہے کہ پائلٹ نے طیارہ تباہ ہونے سے قبل انجن کی خرابی کی اطلاع دی تھی۔

افغان طلباء کو ملک سے نکالنے کے خلاف ہیں

صوبہ سرحد کی مجلس عمل کی حکومت نے افغان طلباء کو ملک سے نکالنے کا فیصلہ سپریم کورٹ میں چیلنج کرنے کا اعلان کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ اکرم درانی نے کہا ہے کہ افغانوں کی بے دخلی انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے سپریم کورٹ سے رجوع کریں گے۔

مسئلہ کشمیر کشمیریوں کی خواہش کے مطابق حل کیا جائے

سید علی گیلانی نے کہا ہے کشمیر ایک ایسا ایشو ہے جسے حل کئے بغیر جنوبی ایشیا میں امن کا خواب کبھی پورا نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے کہا کہ بھارت وقت حاصل کرنے کیلئے کبھی مذاکرات اور کبھی وفود کے تبادلوں کی بات کرتا ہے۔ کشمیر کو کشمیریوں کی خواہشات اور حقوق کے مطابق حل کریں۔

بلدیاتی انتخابات کا پہلا مرحلہ

18۔ اگست کو مقامی حکومتوں سے متعلق پہلے مرحلے کے بلدیاتی انتخابات ملک کے کل 54 اضلاع میں ہونگے۔ اس میں پنجاب کے 17 گوجرانوالہ سیالکوٹ، سرگودھا، خوشاب، ملتان، لودھراں، خانیوال ساہیوال، پاکپتن، وہاڑی، ڈیرہ غازی خان، راجن پور مظفر گڑھ، بہاولپور، بہاولنگر اور رحیم یار خان سندھ کے 11۔ اضلاع کراچی ٹھٹھہ، ٹنڈو اللہ یار، گھوٹکی، نوشہرہ فیروز، جیکب آباد، کشمور میر پور خاص، عمر کوٹ، سانگھڑ اور تھرپارکر جبکہ صوبہ سرحد کے 12 اضلاع پشاور، نوشہرہ، چارسدہ، مردان، صوابی، کوہاٹ، کرک، بنوں، ڈیرہ اسماعیل خان، ٹانک، ہری پور اور بونیر اور صوبہ بلوچستان کے 14۔ اضلاع خضدار، جستونگ، کھاڑہ آواران پشین، موشکی، سبی، زیارت، بولان نصیر آباد، جعفر آباد، قلعہ سیف اللہ، برکھان اور گوادر میں ہو رہے ہیں۔ حکومت نے ان علاقوں میں 18۔ اگست کی عام تعطیل کا اعلان کیا ہے۔

ربوہ میں طلوع و غروب 18۔ اگست 2005ء

طلوع فجر	4:04
طلوع آفتاب	5:33
زوال آفتاب	12:12
غروب آفتاب	6:52